© rasailojaraid.com

کی ایک طویل تقریر سے اس کا افتتاح اسلام آباد میں ۳ رمارچ کو ہوا۔ ۵ رمارچ سے لاہور میں ہوئی، ۱۰ ارکو پشاور منتقل ہوگئی، دوسرے دن کراچی آگئی اور ۱۴ رکو اختتام پذیر ہوئی علمی اور مقالاتی پروگرام کے ساتھ سماجی اور سیر و سیاحت کا پروگرام بھی برابر چلتا رہا، پینتالیس (۴۵) اسلامی اور غیر اسلامی ملکوں کے نمائندوں نے شرکت کی جن میں مستشرقین یعنی عیسائی اور یہود بھی شامل تھے اور کچھ مسلم وغیر مسلم خواتین بھی مندوب تھیں، ہندوستان سے اڈیٹر برہان کے علاوہ تین اور حضرات شریک ہوئے، کلکتہ یونیورسٹی کے ایک ہندو پروفیسر جو صدر شعبۂ اسلامی تاریخ و ثقافت ہیں وہ بھی مدعو تھے مگر نہ گئے امام حرم شیخ عبداللہ بن سبیل ہم مندوبین کی بارات کے دولہا تھے، جب وہ ہوٹل سے باہر آتے تھے تو لوگ دست بوسی کے شوق میں اُن پر پروانوں کی طرح گرتے تھے لاہور اور کراچی میں انھوں نے نماز جمعہ پڑھائی تو اخبارات کی رپورٹ کے مطابق پندرہ بیس لاکھ انسانوں کا مجمع تھا، شیخ جامع ازہر ڈاکٹر عبدالحلیم محمود کی بلند و بالا شخصیت بھی امام حرم کے سامنے دب کے رہ گئی تھی، چنانچہ وہ کراچی پہونچنے کے دوسرے ہی دن قاہرہ واپس ہوگئے، راقم الحروف ۳ رمارچ کو روانہ ہوا تھا، ۲۹ رکی شب میں وطن واپس پہنچا، اس سفر کی پوری روئداد جو معلومات افزا بھی ہوگی اور فکر آمیز بھی قارئین برہان کو سنانے کا ارادہ ہے، مگر ابھی غزوات کا مقالہ ہی ختم نہیں ہوا، اڈیٹر کے قلم سے ایک ہی اشاعت میں دو دو مقالات برہان کے مقالہ نگاروں کے ساتھ ناانصافی تو نہیں!

---

۲۶ رمارچ کو دلی اڈمنسٹریشن نے ایک شاندار تقریب میں مختلف زبانوں کے چند ادیبوں اور فن کاروں کو از راہ قدردانی انعامات تقسیم

© rasailojaraid.com